کیا وتر کا اعادہ کرتے وقت مزید ایک رکعت ملانا ضروری ہے؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3319

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 27 نومبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جو شخص احتیاطا ساری زندگی کی نمازیں دوبارہ پڑھنا چاہتا ہو اور اس کی ساری نمازیں صحیح تھیں تو اس حوالے سے جو یہ کہا گیا کہ جب وتر پڑھے تو ایک رکعت اور ملالے کہ چار ہو جائیں اس کی کیا وجہ ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ان رکعات کے متعلق کنفرم نہیں کہ یہ نوافل ہیں یا وتر، کیونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی وتر باقی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وتر ذمے پر نہ ہوں تو یہ نوافل ہوں، اس لیے دونوں کی رعایت کرتے ہوئے ادائیگی کا حکم دیا گیا کہ اگر یہ واقعۃً وتر ہوئے تو تیسری رکعت پر قعدہ کرکے اس نے تین وتر جس طرح ادا کرنے چاہییں تھے، وہ ادا کرلیے۔ اور اگر یہ واقعۃً نوافل تھے تو چار رکعات ادا کرلیں، اور نوافل جفت ہی ہوتے ہیں۔ اور تیسری پر قعدہ کرنے سے چار رکعات ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں اس مسئلہ کے تحت یہ وضاحت ہے: "ويقنت في الوتر ويقعد قدر التشهد في ثالثته ثم يصلي ركعة رابعة فإن كان وترا فقد أداه وإن لم يكن فقد صلى التطوع أربعا ولا يضره القعود" ترجمہ: اور وتر میں قنوت پڑھے اور تیسری میں بقدر تشہد بیٹھے پھر چوتھی رکعت بھی ملائے تو اگر یہ واقعی وتر تھی تو وہ ادا ہو گئی اور اگر نہیں تھی تو چار رکعت نفل ہو گئی اور تیسری پر قعود سے نماز پر کوئی فرق نہ پڑے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ج01، ص447، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net